تلاوت کے مسائل

ریفرنس نمبر: Nor-12410 تاریخ: 15-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہاتھ میں دستانہ پہنا ہوا ہو، تو بے وضو ہونے کی صورت میں اسی دستانے سے قرآن پاک کو چھو سکتے ہیں؟ اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بے وضو یا بے غسلے شخص کا جس طرح بلا حائل قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں، اسی طرح کسی ایسی چیز کے ذریعے چھونا بھی ناجائز و حرام ہے جو اس کے اپنے تابع ہو یا قرآن کے تابع ہو، اور پہنے ہوئے دستانے بھی چونکہ انسان کے اپنے تابع ہوتے ہیں، **لہذا پوچھی گئی صورت میں بے وضو شخص کا پہنے ہوئے دستانے سے قرآن پاک کو چھونا شرعاً جائز نہیں۔**

اللہ تعالی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌۙ(۷۷) فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍۙ(۷۸) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "بے شک یہ عزت والا قرآن ہے، محفوظ نوشتہ میں، اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔" **(پارہ 27، سورۃ الواقعہ، آیت 77، 78، 79)**

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ومنها حرمة مس المصحف لا يجوز لهما وللجنب والمحدث

مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه کالخريطة والجلد الغير المشرز لا بما هو متصل به هو الصحيح هکذا في الهداية، وعليه الفتوىٰ کذا في الجوهرة النيرة۔۔۔ **ولا يجوز لهم مس المصحف بالثياب التي هم لابسوها**" یعنی جو کام حیض و نفاس والی پر حرام ہیں، ان میں قرآن پاک کو چھونے کی حرمت بھی ہے کہ حیض و نفاس والی کے لیے، جنبی اور بے وضو شخص کے لیے قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں، مگر ایسے غلاف کے ساتھ چھونا، جائز ہے جو اس سے الگ ہو، جیسے: جزدان اور ایسی جِلد جو مصحف سے جدا ہو۔ البتہ اس غلاف کے ساتھ چھونا، جائز نہیں جو مصحف کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، یہی صحیح ہے، ایساہی ہدایہ میں ہے، اسی پر فتویٰ ہے، اسی طرح جوہرہ نیرہ میں ہے۔۔۔ اور حدث والوں کے لیے پہنے ہوئے کپڑوں سے بھی قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں۔

(ملتقطاًاز فتاوٰی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج01، ص38، 39، مطبوعہ پشاور)

فتح القدیر میں ہے:"لا يجوز للجنب و الحائض ان يمسا المصحف بكمهما او ببعض ثيابهما لان الثياب بمنزلة يديهما" یعنی جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن شریف کو آستین سے چھونا یا پہنے ہوئے کپڑوں سے چھونا، جائز نہیں، کیونکہ پہنے ہوئے کپڑے ہاتھ سے پکڑنے کے حکم میں ہیں۔

(فتح القدیر، باب الحیض والاستحاضۃ، ج01، ص149، مطبوعہ کوئٹہ)

پہنے ہوئے کپڑوں سے قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:"اقول لكني رايت في التبيين قال بعد قوله منع الحدث مس القران ومنع من القرأة والمس الجنابة والنفاس كالحيض مانصه **ولا يجوز لهم مس المصحف بالثياب التي يلبسونها لانها بمنزلة البدن** ولهذا لوحلف لايجلس على الارض فجلس عليها وثيابه حائلة بينه وبينها وهو لابسها يحنث ولوقام في الصلاة على النجاسة وفي رجليه نعلان اوجوربان لاتصح صلاته بخلاف المنفصل عنه" ترجمہ: میں کہتا ہوں میں نے

تبیین میں دیکھا کہ انہوں نے حدث کی بنا پر قرآن کریم کو چھونے اور جنابت و نفاس میں حیض کی طرح، قرآن کریم کو پڑھنے اور چھونے سے منع فرمایا، ان کے الفاظ یہ ہیں: ان لوگوں کو پہنے ہوئے کپڑوں کے ساتھ مصحف شریف کو چھونا، جائز نہیں، کیونکہ یہ کپڑے بدن کے حکم میں ہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھوں گا، پر پھر لباس پہنے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا، تو قسم ٹوٹ جائے گی اور نجاست پر نماز پڑھی، اس حال میں کہ جوتوں یا جرابوں کو پہنا ہو، تو نماز نہیں ہو گی، بر خلاف اس کے کہ یہ چیزیں جدا ہوں۔ (فتاوی رضویہ، ج02، ص96، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "**بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔** بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے، تو کوئی حرج نہیں۔۔۔ (البتہ) اگر قرآنِ عظیم جزدان میں ہو، تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو، نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، **کرتے کی آستین، دوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (کندھے) پر ہے، دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں،** جیسے چولی قرآنِ مجید کے تابع تھی۔ ملتقطاً"

(بہارِ شریعت، ج01، ص326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18صفر المظفر 1444ھ/15ستمبر 2022ء

تفسیر جلالین کو حیض کی حالت میں چھونا

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2258

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولی 1445ھ / 12 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

تفسیرِ جلالین کو حیض کے دوران چھونے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تفسیرِ جلالین دو طرح کی ہے، ایک حاشیہ والی اور ایک بغیر حاشیہ کے، دونوں کا حکم مختلف ہے، ان دونوں کے متعلق شرعی حکم جاننے کے لئے ذیل میں بیان کی گئی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(الف) تفسیر کی ایسی کتابیں جن میں تفسیر یا حاشیہ وغیرہ کی عبارت زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ان پر قرآن پاک کا اطلاق نہیں کیا جاتا، اور انہیں چھونے کو قرآن چھونا نہیں کہا جاتا، جیسے تفسیرِ صاوی، تفسیرِ جمل، تفسیرِ نعیمی، تفسیر صراط الجنان اور (جہازی سائز کی) تفصیلی حاشیہ والی تفسیرِ جلالین وغیرہ، ایسی تفاسیر بے وضو اور حیض و نفاس والی عورت کے لئے پکڑنا اور چھونا جائز ہے، لیکن مکروہ ہے۔ نیز بغیر طہارت ان کتب کو چھونے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جہاں پر قرآن پاک کی آیت، لفظاً یا کسی بھی زبان میں اس کا ترجمہ ہو، اسے نہ چھوئیں کہ وہاں بغیر طہارت ہاتھ لگانا حرام ہے۔ پھر ان میں جن صفحات پر صرف قرآن پاک لکھا ہو، انہیں بغیر طہارت کہیں سے بھی نہ چھوئیں، حتی کہ خالی جگہ پر بھی ہاتھ لگانا جائز نہیں کہ وہ خالی جگہ بھی قرآن کے تابع کہلائے گی۔ البتہ جن صفحات میں قرآن کی آیات ضمناً لکھی ہوں اور دیگر تحریر (تفسیر و حواشی) زیادہ ہو، ان میں قرآن کی آیت و ترجمہ کی جگہ کو چھوڑ کر بقیہ صفحے کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

(ب) ایسی تفاسیر جو قلیل مقدار میں اور قرآن پاک کی تابع ہوتی ہیں، ان کا مستقل علیحدہ سے تفسیر یا اور کوئی نام نہیں رکھا جاتا، جیسے بغیر حاشیے والی جلالین، خزائن العرفان و نور العرفان وغیرہ میں، تو ایسی تفاسیر کو چھونے کا حکم عام تفسیروں والا نہیں بلکہ مثل قرآن ہے۔ لہذا بے وضو یا حیض و نفاس والی عورت، چاہے معلمہ ہو یا طالبہ، اسے ایسی تفاسیر

کا چھونا، ناجائز ہے، چاہے وہ خالی جگہ ہو، حتی کہ اس کی جلد اور چولی کو چھونا بھی حرام ہے۔ البتہ ایسی تفسیر اگر غلاف، جزدان یا بیگ میں ہو تو ایسے غلاف، جزدان اور بیگ کو ہاتھ لگا سکتے ہیں، نیز رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے کے ساتھ بھی چھو سکتے ہیں، جو اپنا تابع نہ ہو، یعنی اس کپڑے کو پہنا یا اوڑھا ہوا نہ ہو، نہ ہی اس کا کوئی کونا وغیرہ کندھوں پر پڑا ہو اور نہ ہی مصحف کا تابع ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ٹیچر کا حیض والی طالبات کو قرآنی آیات پڑھانا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون کسی اسکول میں لڑکیوں کو اسلامیات پڑھاتی ہے۔ جہاں اسے لیکچر (lecture) کے دوران قرآنی آیات بھی پڑھنی سننی ہوتی ہیں اور طالبات (Students) سے سوالات بھی کرنے ہوتے ہیں، جبکہ پڑھنے والی طالبات میں کبھی کبھی کوئی طالبہ ناپاکی (حیض) کی حالت میں بھی ہوتی ہے اور ٹیچر (Teacher) کو اس کی اس حالت کا کبھی علم ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ٹیچر کو جب معلوم ہو کہ کچھ لڑکیاں ناپاکی کی حالت میں ہیں، تو کیا پھر ٹیچر کا ان لڑکیوں کو پڑھانا، لیکچر (lecture) دینا، نیز ان سے سبق سے متعلق سوالات کرنا شرعاً جائز ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کلاس روم میں لڑکیوں میں سے کون سی لڑکی ماہواری کے ایام میں ہے اور کون سی نہیں ہے؟ اس کا عمومی طور پر تو کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ ایک پوشیدہ معاملہ ہے، اور بغیر بتائے کسی کو معلوم نہیں ہوتا، لہٰذا جب معلوم ہی نہ ہو تو پڑھانے والی ٹیچر کا پڑھانا، بالکل جائز ہے اور کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں اور اگر کبھی معلوم ہو جائے کہ کلاس میں فلاں لڑکی ایسی حالت میں ہے تو بھی کوئی دو چار لڑکیاں ایسی حالت میں ہوں گی، یہ تو نہیں کہ پوری کلاس ہی اس حالت میں چل رہی ہے اور اگرچند ایک لڑکیوں کا ایسی حالت میں ہونا معلوم ہے تب بھی ٹیچر (Teacher) کا ان لڑکیوں کو پڑھانا، جائز ہے کہ اس حالت میں عورت کا قرآنِ پاک چھونا اور پڑھنا حرام ہوتا ہے، قرآنِ پاک سننا اور دیکھنا منع نہیں ہے، تو اگر ٹیچر لیکچر دے اور وہ لڑکیاں صرف سن لیں تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح ٹیچر ان لڑکیوں سے سبق سے متعلق سوال بھی کر سکتی ہے اور ایسی خاص حالت والی لڑکیوں سے سوال کرنے میں یا سبق سننے میں ٹیچر کے لیے ایک احتیاط ضروری ہے کہ وہ لڑکیوں کو اس حالت میں قرآنی آیات یا ان کا

ترجمہ سنانے کا نہ کہے کہ یہ گناہ کا حکم دینا ہوگا اور وہ جائز نہیں۔ البتہ ایسی لڑکیوں سے قرآن کی آیت و ترجمہ پڑھے بغیر محض مفہوم بیان کرنے، خلاصہ بیان کرنے کا کہا جاسکتا ہے کہ مفہوم تو اپنا کلام ہوتا ہے، کلامِ الٰہی نہیں ہوتا۔

اور ٹیچر کو چاہیے کہ مناسب اور اچھے طریقے سے ان کو یہ مسئلہ بھی بتادے کہ فقہ کے چاروں اماموں کے نزدیک ناپاکی کی حالت میں قرآن چھونا، جائز نہیں ہے اور یہ مسئلہ بھی بتادے کہ اس حالت میں قرآنِ پاک سبق سنانے کے لیے بھی پڑھنا جائز نہیں ہے، پھر بھی اگر کوئی لڑکی اس حالت میں قرآنی آیت پڑھے، تو وہ پڑھنے والی لڑکی گنہگار ہوگی اور اس کا گناہ ٹیچر (Teacher) پر نہیں ہوگا، البتہ ٹیچر اس چیز کو دل میں بُرا جانتی رہے کہ برائی کو ہاتھ اور زبان سے روکنے کی طاقت نہ ہو، تو ایمان کا سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس برائی کو دل میں برا جانا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت جنابت میں حفاظت کی نیت سے آیۃ الکرسی پڑھنا

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2277

تاریخ اجراء: 04 جمادی الثانی 1445ھ /18 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جنابت کی حالت میں حفاظت کی نیت سے (آیۃ الکرسی) پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنابت کی حالت میں حفاظت کی نیت سے آیۃ الکرسی پڑھنا جائز نہیں، کہ اس صورت میں کلام اللہ کو بطور استعانت پڑھا جارہا ہے، یعنی پڑھنے والے کا مقصود جنات اور شرور سے بچنے کیلئے آیت مبارکہ سے مدد حاصل کرنا ہے، اور اس مقصد کیلئے حالت جنابت میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز نہیں۔

ہاں! البتہ قرآنِ کریم کی وہ آیات جو دعا و ثناء وغیرہ پر مشتمل ہیں، جنبی شخص انہیں دعا اور ثناء کی نیت سے پڑھ سکتا ہے، اور اس میں بھی یہ احتیاط واجب ہے کہ دعا و ثناء پر مشتمل وہ قرآنی آیات جو لفظ " قل" سے شروع ہوتی ہیں، انہیں دعا و ثناء کے ارادے سے پڑھتے وقت لفظ " قل" ہٹا کر پڑھنا ہو گا۔

نوٹ: چونکہ آیۃ الکرسی ثناء پر مشتمل ہے، تو جنبی شخص اسے ثناء کی نیت سے پڑھ لے، تو ان شاء اللہ اس ثناء کی برکت سے وہ ہر طرح کے شرور سے بھی محفوظ رہے گا۔

چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے "اقول ہماری اُس تقریر سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ: جن آیات میں بندہ دعا و ثنا کی نیت نہیں کر سکتا بحال جنابت و حیض انہیں بطور عمل بھی نہیں پڑھ سکتا مثلاً تفریق اعدا کے لئے سورہ تبت نہ کہ سورہ کوثر کہ بوجہ ضمائر متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لئے متعین ہے۔ **عمل میں تین نیتیں ہوتی ہیں:** (1) یا تو دعا جیسے حزب البحر، وغیرہ (2) اللہ عزوجل کے نام و کلام سے کسی مطلب خاص میں استعانت جیسے عمل سورہ یٰس و سورہ مزمل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا (3) اعداد معینہ خواہ ایام مقدرہ تک اس غرض سے اس کی تکرار کہ عمل میں آجائے حاکم ہو جائے اُس کے موکلات تابع ہو جائیں، اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنے بے وضو پڑھنا بھی روا نہیں رکھتے اور اگر

بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو اس نیت سے وہ آیت وسورت بھی جائز نہیں ہوسکتی۔ جس میں صرف معنی دعاو ثنا ہی ہے کہ اولا یہ نیت نیت دعاو ثنا نہیں، ثانیا اس میں خود آیت وسورت ہی کہ تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اس کے خدام مطیع ہوں تو نیت قرآنیت اُس میں لازم ہے۔ رہیں پہلی دو نیتیں جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہیں تو نیت اولٰی ناممکن **اور نیت ثانیہ عین نیت قرآن ہے اور بقصد قرآن اُسے ایک حرف روا نہیں۔** یہی حکم دم کرنے کیلئے پڑھنے کا ہے کہ طلب شفا کی نیت تغییر قرآن نہیں کر سکتی آخر قرآن ہی سے تو شفا چاہ رہا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد01، حصہ02، صفحہ 1115، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں گھٹلیوں پر اوراد و وظائف پڑھنا

فتوی نمبر: WAT-386

تاریخ اجراء: 25 جُمادَی الاُولٰی 1443ھ /30 دسمبر 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

(1) کھجور یا املی کی گھٹلیوں کے ذریعہ گن کر مختلف اوراد و وظائف پڑھے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حیض کی حالت میں عورت ان گھٹلیوں کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟

(2) اور دوسرا یہ کہ عورت حیض کی حالت میں اوراد و وظائف پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) عورت حیض کی حالت میں کھجور یا املی کی ان گھٹلیوں کو چھو سکتی ہے، جن پر لوگ مختلف اوراد و وظائف پڑھتے ہیں، کیونکہ انہیں چھونے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔

(2) اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ عورت کا ایامِ حیض و نفاس میں زبان سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ البتہ وہ آیات، جو ذکر و ثناء، مناجات و دعا پر مشتمل ہوں، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، لیکن ان میں بھی جن آیتوں یا سورتوں کے شروع میں لفظ "قل" ہے، ان میں لفظ "قل" چھوڑ کر باقی پڑھ سکتی ہے، لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی۔

اس تفصیل کے مطابق پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ وہ اوراد و وظائف جو قرآنی آیات کے علاوہ ہوں، عورت انہیں مطلقاً پڑھ سکتی ہے، البتہ اگر قرآنی آیت پر مشتمل وظائف ہوں، تو ان میں یہ تفصیل ہو گی کہ اگر وہ وظائف ایسی قرآنی آیات پر مشتمل ہوں کہ جن میں ذکر و ثنا و مناجات و دعا کا معنیٰ پایا جاتا ہے، انہیں تلاوت اور وظیفہ کی نیت کئے بغیر، فقط ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ اور قرآنی آیات پر مشتمل وہ وظائف، جو لفظِ "قل" سے شروع ہوتے ہیں، تو انہیں مذکورہ شرائط کے ساتھ لفظِ "قل" چھوڑ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور

اس کے علاوہ وہ آیات جن میں ذکر وثنا ودعا ومناجات کا مفہوم موجود نہیں، انہیں اس حالت میں بغیر نیتِ تلاوت کے پڑھنا بھی جائز نہیں ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

حیض کی حالت میں سورہ اخلاص کا وظیفہ

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2485

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1445ھ /16 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اسلامی بہن مخصوص ایام میں سورہ اخلاص وظیفے کی نیت سے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مخصوص ایام میں جس طرح قرآن کریم کی تلاوت کرنا، جائز نہیں اسی طرح اپنے مقصد کے حصول کیلئے وظیفے کی نیت سے قرآنی آیات پڑھنا بھی جائز نہیں اگرچہ یہ وظیفہ ان آیات کا ہو جو دعا و ثناء پر مشتمل ہوں۔ لہذا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں سورہ اخلاص وظیفے کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی ہیں۔ ہاں البتہ قرآنِ کریم کی وہ آیات جو دعا و ثناء وغیرہ پر مشتمل ہیں، انہیں دعا اور ثناء کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں، بطور عمل اور حصول مقصد کیلئے نہیں، اور اس میں بھی یہ لحاظ ضروری ہے کہ دعا و ثناء پر مشتمل وہ قرآنی آیات جو لفظ "قل" سے شروع ہوتی ہیں، انہیں دعا و ثناء کے ارادے سے پڑھتے وقت لفظ "قل" ہٹا کر پڑھنا ہو گا۔

اسی طرح جن آیات میں متکلم کے صیغے کے ساتھ حمد و ثنا ہے، حیض و نفاس والی وہ آیات بھی حمد و ثنا کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی کہ ان کا قرآن ہونا متعین ہے۔ جیسے ﴿وانی لغفار لمن تاب﴾ وغیرہ۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”اقول ہماری اُس تقریر سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ جن آیات میں بندہ دعا و ثنا کی نیت نہیں کر سکتا بحال جنابت و حیض انہیں بطور عمل بھی نہیں پڑھ سکتا مثلاً تفریق اعدا کے لئے سورہ تبت نہ کہ سورہ کوثر کہ بوجہ ضمائر متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لئے متعین ہے، عمل میں تین نیتیں ہوتی ہیں یا تو دعا جیسے حزب البحر، حرز یمانی یا اللہ عزوجل کے نام و کلام سے کسی مطلب خاص میں استعانت جیسے عمل سورہ یٰس و سورہ مزمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اعداد معینہ خواہ ایام مقدرہ تک اس غرض سے اس کی تکرار کہ عمل میں آجائے حاکم ہو جائے اُس کے موکلات تابع ہو جائیں اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنے بے وضو

پڑھنا بھی روا نہیں رکھتے اور اگر بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو اس نیت سے وہ آیت و سورت بھی جائز نہیں ہو سکتی، جس میں صرف معنی دعا و ثنا ہی ہے کہ اولاً یہ نیت نیت دعا و ثنا نہیں، ثانیاً اس میں خود آیت و سورت ہی کہ تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اس کے خدام مطیع ہوں تو نیت قرآنیت اُس میں لازم ہے۔ رہیں پہلی دو نیتیں جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہیں تو نیت اولیٰ ناممکن اور نیت ثانیہ عین نیت قرآن ہے اور بقصد قرآن اُسے ایک حرف روا نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج 1 (ب)، ص 1114،1115، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرَج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 02، ص 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں قرآن پاک کو قلم سے چھونے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12992

تاریخ اجراء: 27 صفر المظفر 1445ھ / 14 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قرآن پاک کی کلاس میں زیرِ تعلیم اسلامی بہنوں کا مخصوص ایام میں ورق بدلنے کے لئے یا متعلقہ صفحہ کھلا رکھنے کے لئے قرآن پاک کو قلم کی مدد سے چھونا، جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مخصوص ایام میں اسلامی بہنوں کا دورانِ تعلیم قرآن پاک کا ورق بدلنے کے لئے یا متعلقہ صفحہ کھلا رکھنے کے لئے قلم کا استعمال کرنا، جائز ہے کہ اس کو چھونا نہیں کہا جاتا، البتہ یہ بات واضح رہے کہ ان ایام میں قرآن پاک کو بلا حائل یا ایسے حائل کے ذریعے چھونا، ناجائز ہے جو چھونے والے کے اپنے تابع ہو یا پھر قرآن پاک کے تابع ہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان ایام میں عورت تلاوت نہیں کر سکتی، البتہ دیکھ کر بغیر زبان کی ادائیگی کے پڑھے، تو حرج نہیں جس کو عام طور پر دل میں پڑھنا کہتے ہیں۔

درِ مختار میں ہے: "وحل قلبه بعود" یعنی قرآنِ پاک کے اوراق لکڑی کے ساتھ تبدیل کرنا حلال ہے۔

اس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ای تقلیب اوراق المصحف بعود و نحوہ لعدمِ صدق المس علیه" یعنی مصحف کے اوارق لکڑی یا اس جیسی کیسی چیز کے ساتھ بدلنا جائز ہے کیونکہ اس پر چھونا صادق نہیں آتا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 174، مطبوعہ: بیروت)

مراقی الفلاح میں ہے: "یجوز تقلیب اوراق المصحف بنحو قلم" یعنی قلم وغیرہ کے ذریعہ مصحف کے اوراق بدلنا جائز ہے۔ (مراقی الفلاح، صفحہ 61، المکتبۃ العصریۃ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے": ومنها حرمة مس المصحف لا یجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه کالخریطة والجلد الغیر المشرز لا بما هو متصل به هو الصحیح

هکذافی الهدایة، وعلیه الفتویٰ کذافی الجوهرة النیرة۔۔۔ولا یجوز لهم مس المصحف بالثیاب التی هم لا بسوها "یعنی جو کام حیض و نفاس والی پر حرام ہیں، ان میں قرآن پاک کو چھونے کی حرمت بھی ہے کہ حیض و نفاس والی کے لیے، جنبی اور بے وضو شخص کے لیے قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں مگر ایسے غلاف کے ساتھ چھونا، جائز ہے جو اس سے الگ ہو جیسے: جزدان اور ایسی جِلد جو مصحف سے جدا ہو۔ البتہ اس غلاف کے ساتھ چھونا، جائز نہیں جو مصحف کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، یہی صحیح ہے، ایسا ہی ہدایہ میں ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے، اسی طرح جوہرہ نیرہ میں ہے۔۔۔اور حدث والوں کے لیے پہنے ہوئے کپڑوں سے بھی قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں۔ (فتاوی ہندیہ، ملتقطا، جلد1، صفحہ38،39، مطبوعہ: پشاور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں نیاز کے لئے کھانا بنانا

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1259

تاریخ اجراء: 26جمادی الاول1445ھ /11دسمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت حیض کی حالت میں نیاز کے لئے کھانا یا حلوہ بنا سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں، بنا سکتی ہے۔ حیض ہاتھوں میں نہیں ہوتا اور حائضہ کے ہاتھ کا کھانا مکروہ نہیں ہوتا۔ حالتِ حیض میں کھانا یا حلوہ وغیرہ پکانا جائز ہے اگرچہ نیاز کے لئے ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حیض والی عورت کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا نہ، اور اپنے ساتھ اس کو روٹی کھلانا جائز ہے یا نہ، اور اس عرصہ میں اگر مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے، حیض کے کتنے دن ہیں؟“

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز، اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز۔ ان باتوں سے احتراز یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔ وقد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدنی راسہ الکریم لأم المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی فی بیتھا وھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف فی المسجد لتغسلہ فتقول أنا حائض فیقول حیضتک لیست فی یدک۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک دُھلوانے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب کرتے تھے اس وقت آپ گھر میں ہوتیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ وآلہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اُم المومنین عرض کرتیں: میں حائضہ ہوں۔ آپ فرماتے: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

مَر جائے تو اس کے لئے ایک ہی غسل کافی ہے کما نص علیہ علماؤنا وبہ قال جمہور الائمۃ (جیسا کہ ہمارے علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جمہور ائمہ کا بھی یہی قول ہے۔) حیض کم از کم تین رات دن کامل ہے اور زیادہ سے زیادہ دس رات دن کامل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ355-356، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض والی کا پیپر میں ترجمہ قرآن لکھنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-365

تاریخ اجراء: 24 جُمادَی الاُولٰی 1443ھ / 29 دسمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت حالت حیض میں پیپر کی تیاری کے لئے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ سکتی ہے؟ اور پیپر میں قرآن پاک کا ترجمہ لکھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حالت حیض میں پیپر کی تیاری کے لئے قرآن پاک کا ترجمہ نہیں پڑھ سکتی لیکن حرج کی وجہ سے امام ابو یوسف کے قول پر عمل کرتے ہوئے پیپر میں قرآن پاک کا ترجمہ لکھنے کی اجازت ہے اور اس کے لئے درج ذیل احکامات کی پابندی کرنا ضروری ہے، ورنہ گناہ گار ہوگی۔

(1) لکھی ہوئی آیت مبارکہ سے ہرگز ہرگز انگلیاں یا ہاتھ مس نہ ہو۔

(2) دستانے پہنے ہوئے ہاتھ بھی لکھی ہوئی آیت مبارکہ سے مس نہ ہوں کہ دستانہ ہاتھ کے تابع ہے لہذا حالت حدث میں دستانہ مس قرآن سے مانع نہیں بن سکتا۔

(3) اگر ایسی جگہ لکھنا ہے جو مصحف یا مصحف کے حکم میں ہے مثلاً ایسی کاپی جس میں قرآن پاک کے علاوہ کچھ بھی نہ لکھا جاتا ہو، اسی طرح اگر کسی صفحے پر ابھی کچھ بھی نہ لکھا ہو، تو خالی صفحے پر آیت لکھنا شروع کرنا بھی اس صفحہ کو حکمِ مصحف میں کر دے گا لھذا ضروری ہے کہ اس صفحہ کے خالی حصے پر بھی ہاتھ نہ لگائے۔ لکھنا اور مس کرنا دونوں الگ الگ حکم ہیں، جہاں لکھنے کی اجازت ہے اور مس کرنے کی ممانعت ہے تو وہاں کوئی رومال وغیرہ رکھ کر ہاتھ کے مس سے بچا جائے۔

(4) صفحے کے جس جانب آیت مبارکہ لکھی ہے اور پھر ترجمہ و آیت کے علاوہ کچھ اور بھی اتنا لکھا گیا کہ جو آیت یا ترجمہ سے زائد تھا یہ صفحہ اب مصحف کے حکم میں تو نہیں رہے گا، البتہ جب اس صفحہ کو پلٹا جائے گا تو جہاں آیت لکھی

ہوئی تھی، اس کے بالمقابل دوسری جانب حصے پر عورت بلا حائل ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ نہیں رکھ سکتی۔ البتہ اس حصہ پر بغیر چھوئے قلم چلا سکتی ہے، اس کو یوں سمجھیے کہ ایک صفحہ کی پانچویں اور چھٹی لائن میں قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی تھی، اس صفحہ کی پشت پر اسی جگہ کو چھوئے بغیر اس پر کچھ بھی لکھ سکتی ہے۔ البتہ اس جگہ پر ہاتھ رکھنے کی جب نوبت آئے تو ایسا کپڑا یا کوئی موٹی چیز رکھ کر اس پر ہاتھ رکھے، جو اس کے جسم کے تابع نہ ہو، یوں آیت والے مقام کے پچھلے حصے پر جو جگہ ہے، وہاں ہاتھ کے مس سے بچا جا سکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض ونفاس کی حالت میں آیت کریمہ پڑھنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2261

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 13 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت حیض و نفاس کی حالت میں، آیت کریمہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا، ناجائز و حرام ہے۔ البتہ قرآنِ عظیم کی وہ آیاتِ مبارکہ جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، اُن آیات کو حیض و نفاس والی عورت کیلئے، قرآن عظیم کی تلاوت کی نیت کے بغیر، ذکر و ثنا و دعا کی نیّت سے پڑھنا شرعاً جائز ہے، اس کی ممانعت نہیں ہے۔ آیتِ کریمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چونکہ قرآنِ کریم کی وہ آیتِ مبارکہ ہے جو ذکر و ثنا پر مشتمل ہے، لہذا عورت حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی نیت کے بغیر، ذکر و ثنا کی نیت سے آیتِ کریمہ کو پڑھ سکتی ہے، شرعاً اس کی اجازت ہے۔ البتہ عورت کا ایسے لوگوں کے سامنے جن کو اُس عورت کا حیض و نفاس والا ہونا معلوم ہو، باآواز ذکر و ثنا کی نیت سے بھی آیتِ کریمہ کا پڑھنا مناسب نہیں، کیونکہ ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ لوگ بحالتِ حیض و نفاس تلاوتِ قرآن کو جائز نہ سمجھ لیں، یا اگر اِس حالت میں تلاوتِ قرآن کو ناجائز جانتے ہوں، تو کہیں اِس پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگا دیں۔

خیال رہے! اگر آیت کریمہ کا پڑھنا صرف عمل اور کسی مقصد کے حصول کیلئے ہو جیسا کہ بعض لوگ آیت کریمہ کو مختلف جائز مقاصد کے حصول کیلئے معین دنوں تک، یونہی ایک خاص تعداد میں بطورِ وظیفہ کے پڑھتے ہیں، تو حیض و نفاس والی عورت کو اس حالت میں کسی عمل یا مقصد کے حصول کیلئے آیتِ کریمہ کو پڑھنے کی شرعاً اجازت نہیں ہوگی کہ یہ نیت، نیتِ ذکر و ثنا نہیں۔

حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کی تلاوت سے متعلق، تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:" ویمنع (وقراءة قرآن) بقصده "ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قصداً قرآن کی قراءت کرنا ممنوع ہے۔(تنویر الابصار مع در مختار، جلد1، کتاب الطھارۃ، صفحہ 533-535، مطبوعہ کوئٹہ)

حیض ونفاس کی حالت میں ایسی آیات کو جو دعا و ثنا کے معنی پر مشتمل ہوں، بہ نیت دعا و ثنا پڑھا جاسکتا ہے، جیسا کہ ردالمحتار علی الدر المختار اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: واللفظ للاول: "لو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به كما قدمناه عن العيون لأبي الليث "ترجمہ: اگر سورہ فاتحہ کو بطور دعا کے پڑھے یا قرآن کریم کی ان آیات کو بطور دعا کے پڑھے کہ جن میں دعا کا معنی ہو، اور ان میں قراءت قرآن کا ارادہ نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ ہم نے پہلے اس بات کو ابو اللیث کی عیون کے حوالے سے بیان کر دیا ہے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد1، کتاب الطھارۃ، صفحہ 535، مطبوعہ کوئٹہ)

طالبات کا حالتِ حیض میں قرآن کا ترجمہ یاد کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12254

تاریخ اجراء: 24ذوالقعدۃ الحرام1443ھ /24جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدرسے میں طالبات کو قرآنی آیات کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ یاد کرنا ہوتا ہے، تو کیا حالتِ حیض میں کوئی طالبہ قرآن مجید کے ترجمہ کو یاد کرنے کی غرض سے پڑھ سکتی ہے؟ یہاں یہ یاد رہے کہ طالبات کو قرآنی آیت کے بجائے فقط ترجمہ ہی پڑھنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ناجائز و گناہ ہے اور قرآن پاک کا ترجمہ کسی بھی زبان میں کیا گیا ہو، اس کو پڑھنے اور چھونے کا حکم بھی قرآن مجید کو پڑھنے اور چھونے جیسا ہی ہے۔ **لہذا صورتِ مسئولہ میں مخصوص ایام میں کسی طالبہ کا قرآن پاک کا فقط ترجمہ پڑھنا بھی حرام ہے، خواہ اس ترجمے کو فقط یاد کرنے ہی کی غرض سے پڑھا جائے کہ اس سے مسئلے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔**

البتہ اگر ان ایام میں طالبہ بغیر پڑھے صرف دل ہی دل میں اس ترجمے کو دہرائے، اس ترجمے پر نظر پھیرتی جائے، تو اس انداز سے اس کا ترجمہ یاد کرنا شرعاً ممنوع نہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہو گا کہ قرآن پاک یا اس کے ترجمہ کو بلا حائل چھونے والی صورت نہ پائی جائے۔

چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" (وقراءة قرآن) بقصده (ومسه) ولو مكتوبا بالفارسية في الاصح "یعنی حیض و نفاس کی حالت میں قصداً قرآن کی قراءت کرنا حرام ہے یونہی اسے چھونا بھی حرام ہے، اصح قول کے مطابق خواہ وہ قرآن عربی کے علاوہ دوسری کسی زبان ہی میں کیوں نہ لکھا گیا ہو۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص535، مطبوعہ کوئٹہ)

نہر الفائق میں ہے:"ویمنع أیضا حل مسه أي القران ولو مکتوبا بالفارسیة إجماعا ھو الصحیح ۔۔۔قید بالمس لأن النظر إلیه غیر ممنوع"یعنی حیض ونفاس کی حالت میں اسی طرح قرآن کو چھونے سے بھی منع کیا جائے گا اگرچہ وہ قرآن عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں لکھا گیا ہو، یہ اجماعی مسئلہ ہے اور یہی صحیح ہے۔۔۔یہاں ماتن نے "مس "کی قید اس لیے لگائی کہ قرآن کی طرف فقط نظر کرنا ممنوع نہیں۔(النھر الفائق، کتاب الطھارۃ، ج01، ص135، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

فتاوی رضویہ میں ہے:"ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے اگرچہ قرآن مجید سے جدا لکھا ہو۔"(فتاوی رضویہ، ج01 (حصہ ب)، ص1074، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:"حَیض ونِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔"(بہار شریعت، ج01، ص379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک دوسرے مقام پر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اس حوالے سے نقل فرماتے ہیں:"**قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔** قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حَرَج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔"(بہار شریعت، ج01، ص327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ریفرنس نمبر:Nor:13118 تاریخ:17-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورتیں مخصوص ایام میں سورۂ کوثر ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حیض کی حالت میں سورۂ کوثر کا پڑھنا، ناجائز و گناہ ہے کہ متکلم کی ضمیر ہونے کی وجہ سے اس کا قرآن ہونا متعین ہے اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔

حائضہ و جنبی کے قرآنِ پاک پڑھنے کی ممانعت سے متعلق ترمذی شریف میں ہے:"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن"یعنی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مروی ہے، آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: حیض والی عورت اور جنبی شخص قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔

(سنن الترمذی، جلد1، صفحہ236، مطبوعہ مصر)

جوہرہ نیرہ میں ہے:"ولایجوزلحائض ولاجنب قراءة القرآن لقوله عليه السلام لايقرأالجنب ولاالحائض شيئامن القرآن"یعنی حائضہ و جنبی کے لیے قرآن

پڑھنا جائز نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جنبی و حائضہ قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔ (الجوھرۃ النیرہ، جلد1، صفحہ30، مطبوعہ المطبعۃ الخیریہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"سورۂ کوثر کہ بوجہِ ضمائرِ متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لئے متعین ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد1، حص ب، صفحہ1114، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فوائدِ رضویہ میں ہے:"جنب کو وہ آیاتِ ثنا بہ نیتِ ثنا بھی پڑھنا حرام ہے، جن میں رب عزوجل نے اپنے لئے متکلم کی ضمیریں ذکر فرمائیں۔"

(فوائد رضویہ من فتاوی رضویہ، جلد1ب، صفحہ1113، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

02جمادی الاولیٰ1445ھ/17نومبر2023ء

عورت ایامِ مخصوصہ میں دعا کے طور پر وظائف اور قرآنی آیات پڑھ سکتی ہے؟

فتوی نمبر: WAT-01

تاریخ اجراء: 14 محرم الحرام 1443ھ/23 اگست 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت ایامِ مخصوصہ میں دعا کے طور پر وظائف اور قرآنی آیات پڑھ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب جاننے سے پہلے ذہن نشین رہے کہ عورت کا ایام حیض و نفاس میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ البتہ وہ آیات جو ذکر و ثناء و مناجات و دعا پر مشتمل ہوں، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر، ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

اس تفصیل کے مطابق صورت مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ مخصوص ایام میں عورت درود پاک اور وہ وظائف جو قرآنی آیات کے علاوہ ہوں مطلقاً پڑھ سکتی ہے، البتہ اگر قرآنی آیت پر مشتمل وظائف ہوں، تو ان میں یہ تفصیل ہو گی کہ اگر وہ وظائف ایسی قرآنی آیات پر مشتمل ہوں کہ جن میں ذکر و ثنا و مناجات و دعا کا معنٰی پایا جاتا ہے، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر، ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ:

اس میں بھی یہ خیال رہے کہ قرآنی آیات پر مشتمل وہ وظائف، جو لفظِ ”قل“ سے شروع ہوتے ہیں، تو انہیں مذکورہ شرائط کے ساتھ لفظِ ”قل“ چھوڑ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور اس کے علاوہ وہ آیات جن میں ذکر و ثنا و دعا و مناجات کا مفہوم موجود نہیں، انہیں اس حالت میں بطورِ وظیفہ بغیر نیتِ تلاوت کے پڑھنا بھی جائز نہیں ہو گا۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ریفرنس نمبر:Aqs 1611 تاریخ:26-06-2019

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اس رمضان شریف میں ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ ہمشیرہ والد صاحب کی قبر پر قبرستان جانے کا کہتی رہتی ہیں، تو برائے مہربانی شرعی رہنمائی فرمادیں کہ کیا عورت باپردہ ہوکر قبرستان جاسکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اللہ عزوجل آپ کے والدِ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کے اہلِ خانہ کو صبر اور اس صبر پر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کے علاوہ قبروں کی زیارت کے لیے جانا عورتوں کے لیے مطلقاً منع ہے، اگرچہ باپردہ ہوکر جائیں، خصوصاً اپنے کسی عزیز، رشتہ دار جیسے آپ کی بیان کردہ صورت میں والد صاحب کی قبر پر جائے، تو اور زیادہ ممنوع ہے، لہٰذا آپ اپنی ہمشیرہ کو سمجھائیں اور بتائیں کہ کسی عزیز کی موت پر صبر کا شیوہ اختیار کرنا ہی خدا عزوجل کو پسند ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق فرماتے ہیں: ”اصح یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی

اجازت نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 537، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: "اقول: (میں کہتا ہوں) قبورِ اقرباء پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزاراتِ اولیاء پر حاضری میں احد الشناعتین (یعنی دو خرابیوں میں سے ایک) کا اندیشہ یا ترکِ ادب یا ادب میں افراط ناجائز، تو سبیل اطلاق منع ہے ولہذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا، البتہ حاضری و خاکبوسی آستان عرش نشان سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم المندوبات، بلکہ قریبِ واجبات ہے، اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ ادب سکھائیں گے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 538، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارتِ قبور کو جائز بتایا، در مختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی، تو جزع و فزع کریں گی، لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں، تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع اور اسلم یہ ہے کہ **عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔"** (بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 849، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

22 شوال المکرم 1440ھ/26 جون 2019ء

عورت کا مخصوص ایّام میں ایصال ثواب کرنا

مجیب: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ربیع الثانی 1441ھ

دَارُالاِفْتَاء اَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت اپنے مخصوص ایّام میں ایصال ثواب اور دَم کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اپنے کسی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا ایصالِ ثواب ہے، اس کے لیے طہارت شرط نہیں، عورت حیض و نفاس کی حالت میں بھی ایصالِ ثواب کر سکتی ہے۔ البتہ ہمارے ہاں ایصالِ ثواب کا ایک معروف معنٰی یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھ کر کسی کو ثواب پہنچایا جائے، اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ عورت ان ایّام میں قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، اس کے علاوہ ذکر و دُرود وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور اس میں بہتر یہ ہے کہ وضو یا کم از کم کلّی کر کے پڑھے۔ یہی تفصیل دَم سے متعلق ہے کہ قرآنِ پاک کی آیت تلاوت کر کے دَم کرنا جائز نہیں، اس کے علاوہ اوراد و وظائف پڑھ کر دَم کرنا جائز ہے۔

تنبیہ: عورت حیض و نفاس کی حالت میں مطلقاً قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، لیکن تلاوت قرآن کی نیت نہ ہو، بلکہ حمد و ثنا یا دعا کے طور پر پڑھنا چاہے تو وہ آیات کہ جن میں حمد و ثنا یا دعا کی نیت ممکن ہے انہیں اس نیت سے پڑھ سکتی ہے، پھر اس حمد و ثنا کا ثواب کسی کو ایصال کرنا چاہے یا اس حمد و ثنا کی برکت سے شفا وغیرہ حاصل ہو، اس نیت سے کسی پر دَم کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ البتہ حروفِ مقطعات یا وہ آیات کہ جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے متکلّم کے صیغے سے اپنی حمد فرمائی ہے انہیں بعینہٖ اسی صیغہ کے ساتھ پڑھنا یا جن سورتوں کے شروع میں "قُل" ہے، انہیں قُل کے ساتھ پڑھنا، حمد و ثنا اور دعا کی نیت سے بھی جائز نہیں کہ ان میں یہ نیت ممکن نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا مخصوص ایام میں قاعدہ کو چھونا کیسا؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2188

تاریخ اجراء: 29 ربیع الثانی 1445ھ /14 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت شرعی عذر (حیض و نفاس) کی حالت میں قاعدے کو ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں؟ اور معلمہ کا شرعی عذر کی حالت میں قاعدے کا سبق پڑھانا، اور طالبات کا شرعی عذر کی حالت میں سبق پڑھنا کیسا ہے؟ شرعی رہنمائی فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو شرعی عذر یعنی حیض و نفاس کی حالت میں قاعدے کو بلا حائل ہاتھ لگانا، شرعاً جائز ہے کہ قاعدے جو ہمارے یہاں رائج ہیں، قرآن نہیں ہیں اور نہ ہی اُنہیں قرآن کہا جاتا ہے، بلکہ در اصل یہ قاعدے تجوید و قواعد پر مشتمل ایک کتاب کی حیثیت رکھتے ہیں، جسے قرآنِ مجید پڑھنے سے پہلے، ابتداءً بطور مشق کے پڑھایا جاتا ہے۔ البتہ قاعدے کے بعض آخری اسباق، چھوٹی آیتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، اور بعض اسباق میں سورتیں بھی درج ہوتی ہیں، لہذا عورت کیلئے قاعدے کو ناپاکی کی حالت میں بلا حائل ہاتھ لگانا، مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی حائل سے، اگرچہ وہ اپنے تابع ہی کیوں نہ ہو جیسے آستین کے کنارے، دوپٹہ کے آنچل یا پہنے ہوئے دستانوں وغیرہ سے چھوئے، تو مکروہ بھی نہیں ہے۔ یاد رہے! قاعدے کے جن اسباق میں سورتیں یا چھوٹی چھوٹی آیتیں لکھی ہوں تو شرعاً عورت کیلئے ناپاکی کی حالت میں اُس جگہ پر اور عین اس کے پیچھے والی جگہ پر ہاتھ لگانا، ہرگز جائز نہیں۔

نیز معلمہ کیلئے حیض و نفاس کی حالت میں قاعدہ پڑھانا، اور طالبات کا اس حالت میں قاعدہ پڑھنا، شرعاً جائز ہے، چاہے اس کا پڑھنا، پڑھانا ہجے کے طور پر ہو یا پھر رواں، بہر صورت اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جن اسباق میں سورتیں اور آیتیں درج ہوں، تو معلّمہ کیلئے اُسے ایک مخصوص طریقے سے پڑھانے کی اجازت ہے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلّمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے، بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیّت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی بلکہ مثلاً یوں نیّت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ

ادا کر رہی ہوں۔ اگر ان سورتوں اور آیتوں کو بھی ایک ایک حرف کر کے ہجے کروا کر پڑھائے تو اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں۔ یونہی ایک کلمے کے مختلف حروف ایک سانس میں بھی پڑھا سکتی ہے، ہاں ایک کلمے سے زیادہ ایک سانس میں پڑھانے کی اجازت نہیں۔

قاعدہ اپنی نوعیت کے حساب سے کتبِ تفسیر، فقہ، حدیث کی کتابوں کی طرح ہے، جن کو فقہائے کرام نے شرعی عذر کی حالت میں، بلا حائل ہاتھ لگانا، مکروہ قرار دیا ہے، لہٰذا قاعدے کو بھی اس حالت میں بلا حائل ہاتھ لگانا، مکروہ ہو گا، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: "یکرہ مس کتب التفسیر والفقہ والسنن لأنھا لا تخلو عن آیات القرآن" ترجمہ: (جنبی، حیض و نفاس والی کو) فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہِ (تنزیہی) ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 353، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ریفرنس نمبر:FAM-0166 تاریخ:31-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی اسلامی بہن لاعلمی کی وجہ سے شرعی عذر یعنی حیض یا نفاس کی حالت میں قرآنِ پاک کا ترجمہ پڑھ لے، تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس طرح عورت کے لیے حیض ونفاس کے ایام میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ناجائز وحرام ہے، اسی طرح قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا بھی ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کا ترجمہ خواہ کسی بھی زبان میں ہو، اس کو پڑھنے اور چھونے کا حکم قرآن مجید کو پڑھنے اور چھونے جیسا ہی ہے۔ اب جہاں تک لاعلمی میں ترجمہ پڑھنے کی بات ہے، تو اگر لاعلمی سے مراد یہ ہے کہ عورت کو پڑھتے وقت معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ قرآن پاک کا ترجمہ ہے، بلکہ اسے بعد میں معلوم ہوا، تو ایسی صورت میں چونکہ عورت نے اپنی لاعلمی کی بنا پر ترجمہ پڑھنے کا قصد یعنی ارادہ نہیں کیا، لہذا وہ شرعاً گنہگار بھی نہ ہوگی۔ البتہ اگر لاعلمی سے مراد یہ ہے کہ عورت کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ اِس حالت میں ترجمہ پڑھنا بھی ممنوع ہوتا ہے، تو چونکہ دار الاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں، لہذا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ترجمہ پڑھنے کی صورت میں عورت شرعاً گنہگار ہوگی اور اِس گناہ سے توبہ کرنا بھی اُس پر لازم ہوگا۔

ہر مسلمان عاقل وبالغ مرد وعورت پر اپنے حسبِ حال، علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے، جس میں

کوتاہی جائز نہیں، لہذا عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مسائل سیکھے، اگر بلا عذرِ شرعی ضروری مسائل سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(وقراءة قرآن) بقصده (ومسه) ولو مكتوبا بالفارسية في الاصح" ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قصداً قرآن کی قراءت کرنا حرام ہے، یونہی اسے چھونا بھی حرام ہے، اگرچہ وہ قرآن (عربی کے علاوہ دوسری کسی زبان جیسے) فارسی ہی میں کیوں نہ لکھا گیا ہو، اصح قول کے مطابق۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد1، کتاب الطھارۃ، صفحہ535، مطبوعہ کوئٹہ)

نہر الفائق میں ہے: "ويمنع أيضا حل مسه أي القران ولو مكتوبا بالفارسية إجماعا هو الصحيح" ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کو چھونے سے بھی منع کیا جائے گا، اگرچہ وہ قرآن (عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان جیسے) فارسی میں لکھا گیا ہو، یہ اجماعی مسئلہ ہے اور یہی صحیح ہے۔

(النہر الفائق، جلد1، کتاب الطھارۃ، صفحہ135، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: "حیض و نِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک دوسرے مقام پر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دارالاسلام میں شرعی مسائل سے ناواقفی عذر نہیں، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "ان الدار دارالاسلام فلایکون الجهل فی احکام

الشرعية عذرا (چونکہ یہ دار الاسلام ہے، لہذا احکام شرعیہ سے جاہل ہونا کوئی عذر نہ بن سکے گا)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ224، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مسائل سیکھنا فرض عین

ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "سب میں پہلا فرض آدمی پر (بنیادی عقائد) کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں، پھر علم مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کرسکے، پھر جب رمضان آئے، تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو، تو مسائل زکوۃ، صاحب استطاعت ہو، تو مسائل حج، نکاح کیا چاہے، تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو، تو مسائل بیع و شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر و مستاجر پر مسائل اجارہ، وعلیٰ ھذا القیاس ہر اس شخص پر اس کی حالت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ624، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: "ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، علم سے بقدر ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں۔ لہذا روزے نماز کے مسائلِ ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عین فرض ہیں۔"

(مراۃ المناجیح، جلد1، صفحہ185، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 ربیع الاخر 1445ھ/31 اکتوبر 2023ء

مخصوص ایام میں تفسیر کی کتابوں کو چھونے کا حکم

ریفرنس نمبر:Sar 7627

تاریخ:08-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طالبات مخصوص ایام میں تفسیرِ صراط الجنان کو چُھو کر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً یہ بات ذہن میں رہے کہ کتبِ تفاسیر دو طرح کی ہوتی ہیں۔ بعض تفاسیر مختصر ہوتی ہیں، جن میں تفسیر کی مقدار کم اور قرآن پاک کی مقدار غالب ہوتی ہے اور ان پر قرآن مجید کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی انہیں تفسیر نہیں کہا جاتا، بلکہ حاشیے والا قرآن ہی کہا جاتا ہے، جیسے خزائن العرفان، نور العرفان وغیرہ، ایسی تفاسیر کو ناپاکی کی حالت میں بلا حائل چھونا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور بعض تفاسیر مفصل ہیں، جن میں تفسیر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور انہیں قرآن مجید نہیں کہا جاتا، بلکہ تفسیر کی کتاب یا کتابیں کہا جاتا ہے، جیسے تفسیر کبیر، تفسیر صراط الجنان وغیرہ، ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ ان کو ناپاکی کی حالت میں بلا حائل چھو کر پڑھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کے ذریعے چھوا جائے، تو بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ وہ کپڑا اپنے تابع ہی ہو۔

اس تمہید کو سمجھنے کے بعد پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ طالبات کو مخصوص ایام میں تفسیر صراط الجنان کو بلا حائل چھو کر پڑھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی چیز سے چھو کر پڑھیں، تو مکروہ بھی نہیں، اگرچہ وہ کپڑا وغیرہ اپنے تابع ہی ہو، مثلاً جو لباس پہنا ہوا تھا اُسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے یا پہنے ہوئے دستانوں سے چھولیا، تو حرج نہیں، یاد رہے! تفسیر پڑھتے ہوئے آیت یا اس کے ترجمے کو پڑھنا اور جس مقام پر آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو، اُس جگہ یا عین اس کی پشت کو چھونا، دونوں جائز نہیں۔

مختصر تفسیر جس میں قرآن زیادہ ہو، اس کو چھونا مکروہ تحریمی و گناہ ہے، جیسا کہ در مختار و ردالمحتار میں ہے:" وفی الاشباہ... وقد جوز أصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الأکثر تفسیرا أو

قرآنا ولو قيل به (بأن يقال إن كان التفسير أكثر لا يكره وإن كان القرآن أكثر يكره) اعتبار اللغالب لكان حسنا (وبه يحصل التوفيق بين القولين) ملتقطا "ترجمہ: اشباہ میں ہے کہ ہمارے علماء نے بے وضو شخص کا کتبِ تفاسیر کو چھونا، جائز قرار دیا ہے اور اس میں تفسیر یا قرآن کے زیادہ ہونے کی تفصیل بیان نہیں کی، البتہ اگر اس تفصیل کے ساتھ قول کیا جائے، تو بہت اچھا ہے، یعنی یوں کہا جائے کہ اگر تفسیر زیادہ ہے، تو مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر قرآن زیادہ ہے، تو پھر مکروہ (تحریمی) ہے، غالب کا اعتبار کرتے ہوئے۔ (علامہ شامی رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں) اور اس تفصیل سے دونوں اقوال میں تطبیق پیدا ہو جاتی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "محدث کو مصحف چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اُس میں صرف نظمِ قرآنِ عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نامِ مصحف زائل نہ ہو گا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہذا حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ1074، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور مفصّل تفسیر کو بلا حائل چھونا مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے، جیسا کہ فتح القدیر، بحر الرائق، ردالمحتار و دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للآخر: "یکرہ مس کتب التفسیر والفقہ والسنن لأنہا لا تخلو عن آیات القرآن" ترجمہ: (جنبی، حیض و نفاس والی کو) فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور تفسیرِ مفصل کو اپنے تابع کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ بھی چھونا، جائز ہے، اس کے متعلق ہدایہ اور اس کی شرح بنایہ میں ہے: " (کتب الشريعة لأهلها حيث يرخص في مسها بالكم لأن فيه ضرورة) وهذا قول عامة المشايخ وفي "الذخيرة" ويكره لهم مس كتب الفقه والتفسير والسنن لأنها لا تخلو عن آيات من القرآن، ولا بأس بمسها بالكم بلا خلاف "ترجمہ: دینی کتب پڑھنے، پڑھانے والوں کے لیے (تفسیر و فقہ و حدیث کی)اسلامی کتب کو (ناپاکی کی حالت میں) آستین کے ساتھ چھونا، جائز ہے، کیونکہ اس میں شرعاً ضرورت متحقق ہے، (علامہ

عینی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں) اور اکثر مشائخ کا یہی قول ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ جنبی اور حیض و نفاس والی کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں اور ان کو آستین (وغیرہ) کے ساتھ چھونے میں بلا اختلاف کوئی حرج نہیں۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، فروع فیما یکرہ للحائض، جلد1، صفحہ652، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:" (جنبی اور حیض و نفاس والی عورت) ان سب کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو، تو حَرَج نہیں مگر مَوْضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ327، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور مَوْضَعِ آیت کو چھونا، ناجائز ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:" إن کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منھا" ترجمہ: کتبِ تفاسیر میں جس جگہ آیتِ قرآنی لکھی ہو، اُسے چھونا، جائز نہیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور جس جگہ آیت لکھی ہو، اُس کے بالمقابل پشت سے بھی چھونا، ناجائز ہونے کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:" کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03 جمادی الاولیٰ 1443ھ/08 دسمبر 2021ء

ریفرنس نمبر:Lar :12441 تاریخ:13-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت حالت حیض میں قرآن پاک کے علاوہ بقیہ کتب دینیہ، مثلا: حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کے لیے حیض کے ایام میں حدیث، فقہ، تصوف وغیرہ کتب دینیہ کو بلاحائل چھونا، مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے، کیونکہ کتب دینیہ میں قرآن پاک کی آیات موجود ہوتی ہیں۔ البتہ دینی کتابوں کو کسی کپڑے، قلم وغیرہ سے یا دستانے پہن کر چھونا، بلاکراہت جائز ہے۔ یہ حکم قرآن پاک کی تفسیر کے علاوہ دیگر دینی کتب کا ہے۔

قرآن پاک کی تفسیر چھونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تفسیر مفصل نہ ہو یعنی اس میں آیات قرآنیہ کی مقدار تفسیر کی بہ نسبت زیادہ ہو، اور اسے قرآن ہی کہا جاتا ہو، جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان، نورالعرفان وغیرہ تو ایسی تفاسیر کو چھونے کا حکم قرآن پاک چھونے کی طرح ہے یعنی ایسی تفاسیر کو حیض کی حالت میں چھونا، گناہ ہے۔ اور اگر تفسیر مفصل یعنی اس میں تفسیر

کی مقدار آیت قرآنیہ کے مقابلے میں زیادہ ہو، اور اس کتاب پر لفظ قرآن کا اطلاق نہ ہو، بلکہ مستقل طور پر اس کا الگ سے نام ہو، مثلا: تفسیر کبیر ،روح البیان ، صراط الجنان وغیرہ تو ایسی مفصل کتب تفسیر کو ناپاکی کی حالت میں چھونے کا وہی حکم ہے جو تفسیر کے علاوہ بقیہ دینی کتب کو چھونے کا حکم ہے یعنی بلا حائل چھونا، مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے ،اور کسی واسطے سے ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

نیز یہاں یہ بھی یاد رہے کہ حیض کے دوران کتب دینیہ اور مفصل تفاسیر میں جہاں آیت مبارکہ لکھی ہو، تو آیت کے اوپر اور عین اس کے پیچھے والے حصے کو چھونا، جائز نہیں ہے۔

بنا یہ، تبیین الحقائق اور فتاوی ہندیہ وغیرہ کتب فقہ میں ہے: " ویکرہ لھم مس کتب الفقہ والتفسیر والسنن لأنها لا تخلو عن آیات من القرآن، ولا بأس بمسھا بالکم بلا خلاف "ترجمہ: اور ان (حائضہ ،نفاس والی ، جنبی) کے لیے کتب ،فقہ ،(مفصل) تفسیر اور احادیث کی کتابوں کو بلا حائل چھونا، مکروہ ہے، کیونکہ یہ کتب قرآن پاک کی آیات سے خالی نہیں ہوتی۔ اور آستین وغیرہ کے ساتھ چھونے میں متفقہ طور پر کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد01، صفحہ58، مطبوعہ بیروت)

قرآن پاک اور مختصر تفسیر کو چھونے کے متعلق سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں ارشاد فرمایا: "مُحدِث کو مصحف چھونا مطلقا حرام ہے، خواہ اس میں صرف نظم قرآن عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر ورسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہو گا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہذا حاشیہ

مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ1074، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو، تو حَرَج نہیں، مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ327، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حائضہ اور جنبی وغیرہ کے لیے کتب دینیہ میں جہاں آیت قرآنیہ ہو، اس کے اوپر اور پیچھے ہاتھ لگانا، ناجائز ہے، چنانچہ اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

28ربیع الثانی1445ھ/13نومبر2023ء

نابالغ بچے کا بے وضو قرآنِ پاک چھونا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Sar 7009 تاریخ:21-07-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عموماً مساجد میں صبح وشام محلے کے چھوٹے نابالغ بچے قرآن پڑھنے آتے ہیں اور وضو کا طریقہ سمجھانے کے باوجود صحیح ومکمل وضو نہیں کرپاتے اور یونہی قرآن یا سپارے پکڑ لیتے ہیں، تو کیا ان کا بے وضو قرآن یا سپارے پکڑنا، جائز ہے یا نہیں؟ نیز بچوں کو بے وضو قرآن دینے پر قاری صاحب گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو چھوٹے نابالغ بچے صبح وشام ناظرہ قرآن پڑھنے کے لیے مساجد میں آتے ہیں، انہیں قرآن دینے سے پہلے وضو کروانا چاہیے تاکہ انہیں وضو کا طریقہ آئے اور اس کی عادت بنے، البتہ ان پر وضو کرنا فرض نہیں ہے، بے وضو بھی قرآن کو چھو سکتے ہیں، کیونکہ یہ ابھی احکامِ شرع مثلاً: وضو، غسل، نماز وروزے کے مکلف نہیں اور اگر بے وضو ہونے کی وجہ سے قرآن چھونے سے منع کیا جائے، تو یہ بچپنے کی وجہ سے وضو کرنے میں سستی کریں گے اور لامحالہ بالغ ہونے تک قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کو مؤخر کریں گے اور اگر ان کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے، تو پھر قرآن پڑھنے، حفظ کرنے میں کمی واقع ہوگی، جس بِنا پر شریعت نے بچوں کو بے وضو قرآن چھونے کی رخصت دی ہے۔

قاری صاحب یا سرپرست کو چاہیے کہ بچے کو وضو کرواکر قرآن دیں، لیکن اگر بے وضو بھی قرآن پکڑا دیا، تو بھی قاری صاحب وغیرہ پر کوئی گناہ نہیں۔

نابالغ کو بے وضو قرآن چھونے کی اجازت کے بارے میں مجمع الانہر میں ہے:”ولا مس صبي لمصحف ولوح لأن في تكليفهم بالوضوء حرجا بها وفي تأخيره إلى البلوغ تقليل حفظ القرآن فرخص للضرورة“ ترجمہ: نابالغ بچے کا قرآن یا جس تختی پر قرآن لکھا ہو، اسے چھونا مکروہ نہیں، کیونکہ بچوں کو وضو کا مکلف

بنانا، انہیں مشقت میں ڈالنا ہے اور قرآن پڑھنے کو بلوغت تک مؤخر کرنے میں حفظِ قرآن میں کمی واقع کرنا ہے ،لہذا ضرورت کی بنا پر نابالغ بچوں کو رخصت دی گئی ہے۔

(مجمع الانہر، کتاب الطھارۃ، ج01، ص26، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

تبیین الحقائق میں ہے:"وکرہ بعض أصحابنا دفع المصحف واللوح الذی کتب فیہ القرآن الی الصبیان ولم یر بعضھم بہ بأسا وھو الصحیح لأن فی تکلیفھم بالوضوء حرجا بھم وفی تأخیرھم الی البلوغ تقلیل حفظ القرآن فیرخص للضرورۃ" ترجمہ: ہمارے بعض اصحاب نے قرآن پاک اور وہ تختی جس پر قرآن لکھا ہو، بچوں کو دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس میں کوئی حرج نہ جانا اور یہی صحیح ہے، کیونکہ بچوں کو وضو کا مکلف بنانے میں حرج ہے اور اگر ان کے بالغ ہونے تک قرآن انہیں نہ دیا جائے، تو حفظِ قرآن میں کمی واقع ہو گی، لہذا بوجہ ضرورت بچوں کو قرآن پاک دینے کی رخصت دی گئی ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج1، ص58، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بچوں کے بے وضو قرآن پکڑنے پر قاری صاحب کے گنہگار نہ ہونے کے بارے میں علامہ محمد امین ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:" أن الصبی غیر مکلف والظاھر أن المراد لا یکرہ لولیہ أن یترکہ یمس "ترجمہ: کیونکہ نابالغ غیر مکلف ہے اور ظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اگر بچے کا سرپرست اسے قرآن چھونے دے ،تو سرپرست کے لیے بھی مکروہ نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب سنن الغسل، ج1، ص174، مطبوعہ دار الفکر)

نابالغ کو قرآن دینے سے پہلے وضو کرانے کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"نابالغ پر وُضو فرض نہیں، مگر ان سے وُضو کرانا چاہیے، تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔" (بہار شریعت، ج01، ص302، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر قادری عطاری

29ذیقعدہ1441ھ/21جولائی2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری